شرکتی ترقی

SPO
Strengthening
Participatory
Organization
ادارہ استحکام شرکتی ترقی

اکتوبر - دسمبر 2010

سول سوسائٹی اور ریاست

بیسویں صدی کی آخری دہائی میں کیمونزم کے زوال کے بعد لبرل معاشی سسٹم کو اپنے معاشی اور سیاسی ایجنڈے کو دنیا کے ہر حصے میں پھیلانے کا ایک نادر موقع ملا۔ چونکہ بین الاقوامی نظام حکومت اور معیشت لبرل نظام کے حامیوں کے زیر اثر ہیں اس لیے مختلف بین الاقوامی اداروں کے ذریعے مختلف ممالک کو اپنی منڈیاں بین الاقوامی مسابقت کے لئے کھولنے پر مجبور کیا گیا۔ ساتھ ہی ساتھ ان ممالک کو اپنے معاشی اور ریاستی نظام میں بنیادی (Structural) تبدیلیاں متعارف کروانے پر زور دیا گیا۔ ریاستی سطح پر یہ تبدیلیاں فلاحی ریاست کے تصور کے کمزور ہونے کی صورت میں سامنے آیا معاشی عالمگیریت اور فلاحی ریاست کے تصور کے خاتمے کے نتائج غریب اور کمزور ممالک کے عوام کے لئے بہت مضر ثابت ہوئے کیونکہ ان ممالک کے عوام کو تیار کئے بغیر اور بغیر ضروری استعداد کے گلوبلائزیشن کی بے رحم طاقتوں کے سامنے پھینک دیا گیا۔ مزید یہ کہ ریاست کی طرف سے فلاحی کاموں سے ہاتھ کھینچ لینے کی وجہ سے عوام کو بنیادی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں میں کمزوری کی صورت میں نمایاں نظر آئے ہیں۔ ان مسائل کے تدارک کے لیے مختلف تصورات سامنے آئے مگر ان میں سے سب سے زیادہ تقویت سول سوسائٹی کے تصور کو ملی کیونکہ سول سوسائٹی نے عوام اور ریاست کو ایک ایسی جگہ فراہم کی جہاں پر دونوں مل کر اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے مذاکرات کر سکتے ہیں۔ پاکستان میں گزشتہ دو دہائیوں میں سول سوسائٹی نے بہتر طرز حکمرانی اور انسانی حقوق کے حوالے سے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان سب کوششوں کے باوجود پاکستانی ریاست اور سول سوسائٹی اب بھی بہت سے مشکلات کا شکار ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ معاشرتی گونا گونی اور پاکستانی سماج کی بنیادی ساخت ہے۔ سول سوسائٹی کے اداروں میں جو بنیادی فلسفہ کارفرما ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ عوام اجتماعی حقوق کے تحفظ کی خاطر ایسوی ایشنز تشکیل دیتے ہیں اور ان کے ذریعے اپنے حقوق کے حصول کے لئے جدوجہد کرتے ہیں سول سوسائٹی جیسے اجتماعی پلیٹ فارم میں برادری نظام کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔ مگر جب سول سوسائٹی جیسا جدید تصور جب پاکستان کے روایتی معاشرے اور طرز فکر و عمل میں ڈھلتا ہے تو اس کی ہیئت اور تصور تبدیل ہو جاتی ہے اس رجحان کے تدارک کے لئے سول سوسائٹی کے کردار کو مستحکم کرنے اور جمہوریت کے فروغ کے لئے عوام اور سیاسی کارکنوں کی جدید سیاسی تصورات سے آگاہی لازمی ہے۔ اجتماعی تبدیلی مقامی سطح سے ہی اٹھتی ہے اسلیے ضرورت اس امر کی ہے کہ سول سوسائٹی کے ادارے مقامی سطح پر لوگوں میں اجتماعی کام کا شعور پیدا کریں۔ ادارہ استحکام شراکتی ترقی (SPO) کے پروگرام کا بنیادی مقصد مقامی سطح کی تنظیموں اور لوگوں میں جمہوری حکمرانی، سماجی انصاف اور امن و سماجی ہم آہنگی کے متعلق شعور اور آگاہی دینا ہے تاکہ یہ شعور مستقبل میں تبدیلی کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

بہتر طرز حکمرانی کا المیہ

سلمان عابد

[illegible]

بقیہ صفحہ نمبر 16 پر

بھوک افلاس اور محرومیوں کا شکار 80 فیصد مظلوم عوام کی حالت کیسے بدلے گی؟

محمد شاہنواز خان

پاکستان اس وقت طبقاتی تقسیم کا شکار ہے۔ اس تقسیم نے غریب اور درمیانے طبقے کو دیوار سے لگا دیا ہے۔ اس کے لئے آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کے برابر مواقع نہ ہونے کے باعث وہ محنت کے باوجود ناکام ہے۔ دوسری جانب پاکستان کے عوام پریشان کن معاشی، سماجی، اور سیاسی بحران کا شکار ہیں۔ ہر شخص انفرادی طور پر غیر مطمئن نظر آتا ہے۔

پچھلے نصف صدی سے زیادہ عرصہ سے اکثریت حکمران زمیندار، جاگیردار، سردار، چوہدری، تمن دار اور سرمایہ دار اور بڑے صنعت کار ہیں۔ ان میں سے ہی اعلیٰ عہدوں پر اکثریت کا تعلق بھی اسی طبقہ میں سے ہے۔ ہمارے ملک کے عوام میں سے ہونے کے باوجود اعلیٰ عہدوں تک پہنچ پاتے ہیں۔ اس ملک کے ہر ادارے پر ان کا اختیار ہے۔ تمام تر اداروں میں ان کی اجارہ داری ہے۔ سرکاری اداروں پر ان کا راج ہے۔ ملازمت اور نوکری ان کے تابع ہوتی ہے۔ بڑے بڑے تعلیمی اداروں میں بچوں کو پڑھانے کا ان کو حق حاصل ہے۔ لوڈ شیڈنگ کے مسائل سے ان کو کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ان کا تعلیم اعلیٰ ہے اور مستقبل پر بھی ان کا قبضہ نظر آتا ہے۔ بڑے سرکاری عہدوں کے لئے صاف پانی مسئلہ ہے اور نہ ہی بجلی۔ صاف پانی کے لئے منرل واٹر دستیاب ہے اور بجلی کے لئے جنریٹر اور UPS انہیں لوڈ شیڈنگ کے مسائل سے بے پرواہ کیے ہوئے ہیں۔

دوسری جانب 80% پاکستانی عوام ہے جو اس ملک کی بھوک افلاس غربت کی چکی میں پسنے والے کروڑوں کی تعداد میں غریب عوام اور مڈل کلاس ہے۔ جس کے لیے پینے کا صاف پانی، پیٹ بھرنے کے لئے دو وقت کی روٹی اور نہ معیاری تعلیم و صحت کی سہولیات ہیں۔ کہیں یہ لوگ لائنوں میں لگ کر صاف پانی تلاش کرتے ہیں نظر آتے ہیں کہیں یہ پیٹ کی دوزخ کو بجھانے کے لیے آٹے کی تلاش میں سرگرداں نظر آتے ہیں اور کہیں روزگار کی تلاش میں دربدر ٹھوکریں کھاتے نظر آتے ہیں۔ ان میں ایک طبقہ چھوٹا کسان ہے جو اس ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے بے شمار مسائل کا شکار ہے۔ اس وقت ملک میں 88% چھوٹے کسان ہیں جو محنت کی روٹی مشکل سے پوری کر رہے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اس وقت تاریخ کی بدترین لوڈ شیڈنگ کا شکار ہیں۔ لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے نہ صرف صنعت متاثر ہوئی ہے بلکہ چھوٹی چھوٹی انڈسٹری کی بندش کے باعث بے روزگاری کا

ایک سیلاب امڈ رہا ہے۔ 10 سے 18 گھنٹے طویل لوڈ شیڈنگ نے عام انسانوں کو جس طرح متاثر کیا ہے اس کا اندازہ جنریٹرز اور UPS کے ذریعے پنکھوں اور ائرکنڈیشن میں بیٹھنے والے نہیں لگا سکتے۔ شدید گرمی کے آغاز کے ساتھ ہی لوگوں کو راتیں جاگ کر گزارنا پڑتی ہیں۔ اسپتالوں کی تیاری کرنے والے بچوں کی صورتحال کا اندازہ لگانا مشکل ہے جو دن میں گرمی اور رات کو اندھیروں اور مچھروں کا مقابلہ کر رہے ہیں اور امتحانات دے رہے ہیں۔ کسان کو بجلی اور پانی کی کمی کا سامنا ہے تو دوسری جانب لوڈ شیڈنگ نے ان کے ٹیوب ویل بھی خشک کر دیئے ہیں۔ یہ ان کروڑوں بھوکے لوگوں کی کہانی ہے جو اس ملک کا 80% ہے جس کی محنت کے باعث آج ہم معزز کہلاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو بڑی مشکل سے اپنی اور اپنے خاندان کی روٹی پوری کرنے کی کوشش کرتے ہیں کبھی دن گھر کا چولہا جلتا ہے اور کبھی دن نہیں جلتا۔ یہی لوگ ہیں جو 12 سے 16 گھنٹے گرمی اور لوڈ شیڈنگ کا عذاب جھیلتے ہیں۔ جن کی راتیں جاگ جاگ کے بجلی کے انتظار میں بسر ہوتی ہیں کیونکہ انہیں لوڈ شیڈنگ سونے نہیں دیتی اور دوسری جانب بجلی کے بل کے خوف سے ان کی نیندیں چھن جاتی ہیں۔ ترقی کا حصول آسانی کے ساتھ تعلیم میں اضافے کی خبر بنتا ہے۔ [illegible] 20% مراعات یافتہ طبقے کے بچوں کے مقابلے میں کسی بھی صورت سے 80% سرکاری سکول میں پڑھنے والے بچے نہیں آ سکتے۔ اسی تربیت اور تعلیم کے بعد یہی 80% عوام کے بچے ان مراعات یافتہ طبقہ کے بچوں سے مات کھاتے ہیں اور یہ ریاست تو پہلے ہی ان کے گھر کی لونڈی ہے۔ 63 سال سے یہ سیاست اور ریاست پر اشرافیہ کی حکومت کے قبضے نے کوئی بھی الیکشن ہو یہی چند خاندان جیتتے ہیں کبھی یہ تو ذرا ہٹ جاتے ہیں تو کبھی ان کے بھائی اور بھتیجے اقتدار کے ایوانوں میں جاتے ہیں۔ جب عورتوں کی نمائندگی کی بات ہوتی ہے تو بھی کسی اور کو حصہ دینے پر تیار نہیں ہوتے وہاں بھی ان کی بیٹیاں بہنیں اور بیویوں کو ایوان اقتدار تک پہنچایا جاتا ہے۔ موجودہ ایوان کی اکثریت بھی ان پر مشتمل ہے۔ کیونکہ عام آدمی میں تو اتنی سکت نہیں کہ وہ اس نظام میں رہتے ہوئے یونین کونسل کا کونسلر بن سکے۔ اس کے لیے بھی کروڑوں روپیہ درکار ہوتے ہیں وہ تو ریاست کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

ناقص معاشی حالات کی وجہ سے بیماریوں نے ان کی زندگیوں میں ڈیرہ ڈال لیا ہے۔ ادویات کی قیمتیں ان کو سرنگوں کرتی دیتی ہیں۔ بیماری کی صورت میں پورا دن سرکاری ہسپتالوں کی لمبی لائنوں میں دھکے کھا کر بغیر علاج کے واپس لوٹ آتے ہیں۔ بڑے بڑے پرائیویٹ ہسپتالوں تک ان کی رسائی ہے اور نہ یہ لوگ اس کے اخراجات برداشت کر سکتے ہیں۔ کسی بیماری کی صورت میں جب سرکاری ہسپتال کے دھکوں سے علاج نہیں ہو پاتا تو یہ مجبور لوگ گھر کا زیور یا کچھ سامان بیچ کر ان پرائیویٹ ہسپتالوں سے

علاج کے قابل ہوتے ہیں ورنہ ان کروڑوں لوگوں کے لیے سرکاری ہسپتال ہیں جہاں نہ ڈاکٹر کے پاس پوری طرح دیکھنے کا نام ہے اور نہ معیاری ادویات اور سہولیات ہیں۔ ڈاکٹروں کی عدم توجہی کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ تمام نے انہوں نے اپنے پرائیویٹ ہسپتالوں کو بھی چلانا ہوتا ہے۔ جب یہ لوگ اس پر اگر کبھی احتجاج کرتے ہیں تو بھی یہ ہی مار پڑتی ہے۔ یہ کروڑوں لوگ جو اس ملک کی اکثریت کی نمائندگی کرتے ہیں اپنے بچوں کی اچھی تعلیم کی خواہش کرتے ہیں تو وہ بھی پوری نہیں کر پاتے کیونکہ ان میں سکت نہیں کہ بھاری فیسوں والے پرائیویٹ سکول میں اپنے بچے داخل کرا سکیں۔ ان کے لئے سرکاری سکول ہیں جہاں نہ بلڈنگ اچھی ہے نہ فرنیچر ہے اور نہ ہی اساتذہ پورا پڑھانے کو تیار ہیں۔ ماسوائے چند کے لئے فرنیچر تک نہیں تو بچوں کے لئے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بجلی اور پنکھے تو شاید چند سکولوں میں ہوں اور درختوں کے نیچے تعلیم دی جا رہی ہے۔ بڑے بڑے شہروں کے سرکاری سکولوں میں بچوں کے لئے فرنیچر کا مناسب انتظام نہیں تو دور دراز دیہاتوں کی حالت کا اندازہ آپ خود لگا سکتے ہیں۔ جب تک یہ نظام ختم نہیں ہوتا تب تک حل نہیں ہو گا۔ ہمیں یہ فرسودہ نظام بدلنا ہوگا اور انصاف پر مبنی ایسا نظام قائم کرنا ہوگا جہاں سب کے لئے برابر مواقع ہوں۔ ہمیں اگر اپنے ملک کے عام آدمی کو اقتدار اور اختیار تک لانا ہے تو پہلے سماجی انصاف پر مبنی نظام قائم کرنا ہو گا۔

ملک میں وسیع پیمانے پر زرعی اصلاحات کرنا ہوں گی تاکہ کوئی وڈیرہ اور سرمایہ دار زمین اور پانی پر قبضہ نہ کر سکے، کوئی ان کی جاگیر نہ بچے جہاں ہزاروں بھوکے اور غیر تعلیم یافتہ ایک آقا کی غلامی کرتے ہوں۔ وسیع پیمانے پر زرعی اصلاحات کے ذریعے جاگیردارانہ نظام کا خاتمہ کرنا ہوگا۔ دوسرا بڑا اور اہم قدم ہمیں یکساں طبقاتی نظام تعلیم کو ختم کرنا ہو گا۔ ملک میں یکساں نظام تعلیم نافذ کرنا ہو گا۔ سرکاری سکول اور بڑے بڑے پرائیویٹ سکولوں کا نصاب ایک ہو۔ کسی کو یہ اجازت نہ ہو کہ وہ اپنی مرضی کا نصاب پڑھائے۔ یوں سرکاری سکول میں تعلیم حاصل کرنے والا عام آدمی کا بچہ اور امیر کا بچہ ہر سطح پر مقابلے کے قابل ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ تمام منتخب اراکین اور افسر شاہی کو پابند بنایا جائے کہ ان کے بچے صرف سرکاری سکولوں میں پڑھ سکیں گے۔ سرکاری سکولوں کی حالت خود درست ہو جائے گی۔ ہر شہری کو معیاری صحت کی سہولیات فراہم کرنا ریاست کی ذمہ داری ہو۔ سرکاری ہسپتالوں کی حالت اور کارکردگی کو موثر بنانے کے لیے اصلاحات کرنی ہوں گی۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ ڈاکٹرز کی خدمات دور دراز سرکاری ہسپتالوں تک فراہم کی جائیں۔ ہر شخص کو مفت اور معیاری صحت کی سہولیات کا انتظام ہو۔ تمام سرکاری ڈاکٹرز اور سرکاری سکول ٹیچرز پر پابندی ہو کہ وہ پرائیویٹ ہسپتال میں پریکٹس اور پرائیویٹ اکیڈمی میں تعلیم دینے کی سہولت نہ دیں۔ اساتذہ اور ڈاکٹرز کی تنخواہوں میں اتنا اضافہ کیا جائے کہ وہ باعزت طریقے سے اپنی زندگی گزار

سکیں۔ جو پرائیویٹ پریکٹس کے خواہش مند ہیں وہ نوکریاں چھوڑ دیں اور اپنا کاروبار چلائیں۔ تعلیم کو کاروبار بنانے کے تمام مواقع بند کر دیے جائیں۔ لوگوں کو روزگار فراہم کرنے کے لئے ریاست وسیع پیمانے پر چھوٹی انڈسٹری کو فروغ دے۔ اگر وہاں انڈسٹری قائم کی جائے جن علاقوں میں جس طرح کی فصلیں اور پھل پیدا ہوتے ہیں وہاں اسی طرح کی انڈسٹری قائم کی جائے۔ مثلاً آم، انار، کپاس، گنا اور سورج مکھی کے حوالے سے انڈسٹری لگائی جائے۔ چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں کو سستے داموں کھاد، بیج اور پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ کھاد، بیج اور ادویات کے لئے بلا سود قرضوں کی فراہمی فصلوں کی انشورنس اور وافر مقدار میں پانی کی فراہمی کر کے ہم زراعت کو نئی شکل فروغ دے سکتے ہیں۔ اسی کے ساتھ ساتھ زمین کا جو بڑا حصہ زیر استعمال ہے روایتی فصلوں کے ساتھ ساتھ نقد آور جڑی بوٹیوں کی کاشت اور اس کی بیرون ملک برآمد کے ذریعے عام کسان کی حالت کو بدلا جا سکتا ہے۔ فوری ضرورت ہے کہ ملک میں پانی کے ضیاع کو روکا جائے۔ پاکستان میں ہم کروڑوں میں پانی کی ایک بڑی مقدار ضائع ہو جاتے ہیں اور ہمارے ڈیم پانی کی نچلی سطح تک پہنچ جاتے ہیں اور چند مہینوں کا پانی رہتا ہے کہ وہ کروڑوں لوگوں کو بے گھر کر دیتا ہے۔ پانی کی بدانتظامی کو کنٹرول کرنا بہت ضروری ہے پانی کو ذخیرہ کرنے کے لئے چھوٹے چھوٹے ڈیم بنانے کی ضرورت ہے۔ جہاں پانی کو ذخیرہ کیا جائے اور ضرورت کے وقت استعمال کیا جائے۔ انرجی کی کمی کو دور کرنے کے لئے ملک کے طول و عرض میں پن بجلی کے چھوٹے چھوٹے منصوبے شروع کیے جائیں جہاں ہم پانی کے ذریعے بجلی پیدا کر سکتے ہیں۔ سارا سال سورج ہمارے ملک میں چمکتا ہے ہمیں شمسی توانائی کے حصول کے لئے ان ممالک سے مدد لینی چاہیے جو سورج سے توانائی حاصل کر رہے ہیں۔ ہمیں شمسی توانائی کی طرح پر کوئلے سے بجلی پیدا کرنے کے منصوبے شروع کرنے ہوں گے۔

سیمینار "فروغ امن میں معاشرہ کا کردار"

سول سوسائٹی نیٹ ورک بہاولپور اور مرکزی انجمن تاجران کے زیر اہتمام ادارہ استحکام شرکتی ترقی SPO ملتان کے تعاون سے پولیس لائنز ہال بہاولپور میں "فروغ امن میں معاشرہ کا کردار" کے موضوع پر سیمینار اور دہشت گرد گروہ کو گرفتار کرنے والے پولیس اہلکاروں کے لئے ایوارڈ کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی صوبائی وزیر جیل خانہ جات ملک محمد اقبال چنڑ [illegible] میاں بلیغ الرحمن، ڈی پی او بہاولپور، [illegible] صدر چیمبر آف کامرس چوہدری محمد علی، کنوینر CPLC چوہدری محمود مجید تھے۔ اس سیمینار میں مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء کرام کے علاوہ صدر ڈسٹرکٹ بار بہاولپور [illegible] صحافی حضرات اور سول سوسائٹی کے دیگر نمائندوں نے بھرپور شرکت کی۔

تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ پروگرام منیجر SPO محمد شاہنواز خان نے سیمینار میں شرکت پر تمام مکاتب فکر کے علماء اور سول سوسائٹی کے نمائندوں کو خوش آمدید کہا اور سیمینار کے انعقاد پر انجمن تاجران کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے SPO کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ 74 اضلاع میں SPO کام کر رہا ہے۔ بہاولپور میں علاقائی مسائل کے حل کے لئے سول سوسائٹی نیٹ ورک کو فعال بنایا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہم سب کو امن کے قیام کے لئے کام کرنا ہے۔ [illegible] علامہ محمد ریاض [illegible] نے کہا کہ سیمینار کے ذریعے تمام مکاتب فکر کے علماء کو اکٹھا کر کے پیغام دیا گیا ہے [illegible] انہوں نے کہا کہ فروغ امن کے لئے ضروری ہے کہ قول و عمل میں تضاد کو ختم کیا جائے اور حضور ﷺ کی تعلیمات پر عمل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے [illegible] دلوں میں خوف خدا اور حضور کی محبت آ جائے تو امن قائم ہو جائے گا۔ [illegible] شیخ عبد اللطیف نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ [illegible]

میں کامیاب نہیں ہوتا۔ کسی غیر مسلم کو ناحق قتل کرنے والے کے بارے میں حضور ﷺ نے کہا ہے کہ وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گا۔ شیخ عبد اللطیف نے کہا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ قاتل کو پتہ نہیں چلے گا کہ وہ کیوں قتل کر رہا ہے اور مقتول کو وجہ قتل کا پتہ نہیں چلے گا۔ جماعت اسلامی بہاولپور کے [illegible] پروفیسر [illegible] نے اپنے خطاب میں کہا کہ معاشرے میں امن کے قیام کے لئے [illegible] سے پرہیز کرنا ہوگا۔ کسی مکتبہ فکر کے لوگوں اور بزرگوں کو برا بھلا کہنے کی بجائے احترام کرنا ہوگا۔ [illegible] نے کہا کہ [illegible] سول سوسائٹی نیٹ ورک بہاولپور کے [illegible] نے کہا کہ آج کے پر آشوب دور میں انتہا پسندی، دہشت گردی معاشرے کا سکون تباہ کر رہی ہے۔ معاشرے کی بدحالی کے ذمہ دار ہم خود ہیں۔ [illegible] صدر ڈسٹرکٹ بار بہاولپور [illegible] نے کہا کہ [illegible]

بہاولپور: سول سوسائٹی نیٹ ورک اور انجمن تاجران کے زیر اہتمام "فروغ امن میں معاشرہ کا کردار" کے موضوع پر سیمینار سے صوبائی وزیر ملک اقبال چنڑ [illegible] ڈی پی او بہاولپور، پروگرام منیجر SPO شاہنواز خان، مرکزی صدر انجمن تاجران سید اسرار حسین شاہ [illegible] خطاب کر رہے ہیں۔

علماء سے گزارش ہے کہ مذہبی معاملات میں دخل اندازی نہ کریں۔ [illegible] صدر مرکزی انجمن تاجران بہاولپور [illegible] سول سوسائٹی نیٹ ورک بہاولپور سید اسرار حسین شاہ نے کہا کہ مرکزی انجمن تاجران ماضی میں بھی [illegible] انہوں نے کہا کہ [illegible] امن قائم کرنے میں کردار ادا کریں گے۔ سید اسرار حسین شاہ نے کہا کہ سیمینار کا مقصد علماء اور دیگر [illegible] تاکہ معاشرے میں امن قائم ہو سکے۔ [illegible] علامہ ریاض چنتائی نے کہا کہ [illegible] ترقی و انعام سے نوازا جائے اور شہداء اور زخمیوں کے لواحقین کے لئے امداد کا اعلان کیا جائے۔ کنوینر CPLC چوہدری محمود مجید نے کہا کہ سیمینار کا موضوع بہت اہم ہے۔ [illegible] CPLC کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ 2008ء میں [illegible] CPLC کے تعاون سے مسائل حل [illegible] انگریز نے Police بنانے [illegible] معاشرے میں امن قائم [illegible]

مسلسل جاری [illegible] انہوں نے کہا کہ [illegible] ایم پی اے و پارلیمانی سیکرٹری میاں بلیغ الرحمن نے سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے موجودہ حالات تشویش کے باعث ہیں۔ [illegible] صوبائی وزیر جیل خانہ جات ملک محمد اقبال چنڑ نے اپنے خطاب میں کہا کہ معاشرے کے ہر فرد کو ذمہ داری قبول کرتے ہوئے امن کے قیام کے لئے کردار ادا کرنا ہوگا۔ [illegible] CM [illegible] ریسکیو 1122 [illegible]

شہریوں، طلباء میں کوئٹہ کی خدمات کے اعتراف میں شیلڈز دی گئیں۔ تقریب کے آخر میں ایک قرارداد پیش کی گئی کہ معاشرے میں امن کے فروغ کے لئے ہر ایک کوشش کرے گا۔ بزرگ ممتاز دینی رہنما نے ملک و قوم اور معاشرے میں امن کے قیام کے لئے دعا کروائی۔ تقریب کی نظامت کے فرائض ریحان آصف شہزاد نے خوبصورتی سے انجام دیئے۔

ڈسٹرکٹ سٹیئرنگ کمیٹی فورم بہاولپور

ڈسٹرکٹ سٹیئرنگ کمیٹی DSC بہاولپور نے ایک فورم کا انعقاد کیا جس کا موضوع تحصیل احمد پور شرقیہ کو ضلع کا درجہ دیا جانا تھا۔ احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور میں واقع پنجاب کی سب سے بڑی تحصیل ہے۔ جس کی آبادی دس لاکھ سے زیادہ نفوس سے تجاوز کر رہی ہے اور یہ تحصیل 31 یونین کونسلوں پر مشتمل ہے۔ اس تحصیل میں بے روزگاری، جہالت اور دیگر مسائل کے موثر حل کیلئے اقدامات سے محرومی اہم مسائل ہیں۔ اس تحصیل سے بھی کم آمدنی اور آبادی والی تحصیلوں کو پہلے ہی ضلع کا درجہ دیا جا چکا ہے۔ جبکہ تحصیل احمد پور شرقیہ کا مسئلہ سیاسی ہم آہنگی نہ ہونے کے باعث سیاسی پارٹی بازی کی وجہ سے ضلع کا درجہ حاصل کرنے کا یہ مسئلہ ابھی تک حل طلب ہے۔ اس لئے تمام سیاسی جماعتوں میں اتفاق رائے پیدا کرنے کیلئے کل جماعتی فورم کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ڈسٹرکٹ سٹیئرنگ کمیٹی میں شامل چار بڑی جماعتوں کے علاوہ بھی دیگر سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کو بلایا گیا اور اس اہم مسئلے کو اجاگر کیا گیا جس کے اغراض و مقاصد پنجاب کی سب سے بڑی تحصیل کو ضلع کا درجہ دلوانے کیلئے سیاسی جماعتوں کو متحرک کرنا اور تمام سیاسی جماعتوں کے ضلع لیول کے قائدین کے درمیان سیاسی ہم آہنگی پیدا کرنا تھا۔ احمد پور شرقیہ کے ایک مقامی ہال میں اس پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ن)، مسلم لیگ (ق)، جماعت اسلامی، تحریک انصاف، پاکستان سرائیکی پارٹی، جماعت اہلسنت، جمعیت علمائے اسلام (س)، جمعیت علمائے اسلام (ف)، جمعیت علمائے پاکستان، تحریک نفاذ فقہ جعفریہ اور مرکزی انجمن تاجران، پریس کلب کے اراکین اور دیگر قائدین کو بلایا گیا اور ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے پنجاب حکومت سے مطالبہ بھی کیا گیا کہ اس تحصیل کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔ اس پروگرام کے انعقاد کیلئے SPO کی احمد پور شرقیہ میں پارٹنر تنظیم گرین پاکستان لورز ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) احمد پور شرقیہ نے بھی بھرپور حصہ لیا۔ شاہ نواز خان پروگرام آفیسر اور ادارہ استحکام شرکتی ترقی SPO، طارق مجید چوہدری کوآرڈینیٹر DSO، کوآرڈینیٹر OSN محمد ناصر نے شرکت کی۔

ڈسٹرکٹ سٹیئرنگ کمیٹی فورم ۔ وہاڑی

ضلعی سٹیئرنگ کمیٹی وہاڑی نے ایک سیمینار کا انعقاد کیا جس کا مقصد پرائمری سکول جامعہ مدینہ وہاڑی کا خاتمہ کیا جانا تھا کیونکہ یہ سکول بند ہونے کی وجہ سے بچوں کا مستقبل تباہ ہو چکا تھا اور انتظامیہ کی اس پر کوئی توجہ نہیں تھی۔ انتظامیہ کی عدم توجہ اور مسائل کو دیکھتے ہوئے ضلعی سٹیئرنگ کمیٹی نے اس پر ایک میٹنگ کا اہتمام کیا اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ساتھیوں کو اس میں مدعو کیا اور مسئلے سے آگاہ کیا گیا۔ اس میں تمام سیاسی جماعتوں کے کارکنان کے علاوہ جمیل حیدر قریشی EDO ایجوکیشن، شیخ خالد حسین صدر پریس کلب، میاں جہانزیب کوآرڈینیٹر سول سوسائٹی نیٹ ورک وہاڑی، شاہ نواز خان پروگرام آفیسر ایس پی او ملتان نے شرکت کی۔ جمیل حیدر قریشی EDO ایجوکیشن نے بات کرتے ہوئے کہا کہ میں فورم کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس اہم مسئلہ کی جانب ہماری توجہ دلائی اور اس فورم پر یہ وعدہ کرتا ہوں کہ اس سکول کو اسی بلڈنگ میں ختم کر دیا جائے گا تاکہ بچوں کی تعلیم کا حرج نہ ہو اور اقدامات جاری رکھے جائیں گے اس کے انتظامات کو بہتر بنایا جائے گا۔ جلد ہی اس کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا جائے گا۔ تمام ضلعی سٹیئرنگ کمیٹی کی طرف سے ساتھیوں کا شکریہ ادا کیا۔ ایک ماہ بعد اس کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا اور یہ مسئلہ حل ہو گیا۔

سیمینار "عظمت استاد اور ہمارا معاشرہ"

ادارہ استحکام شرکتی ترقی (ایس پی او) ملتان کے تعاون سے اہتمام ہاٹ ہال میں پاکستان سوشل ویلفیئر آرگنائزیشن کے زیرسایہ عظمت استاد کے حوالے سے ایک سیمینار بعنوان "عظمت استاد اور ہمارا معاشرہ" ترتیب دیا گیا۔ اس سیمینار کی صدارت میاں محمد یوسف، مہمان خصوصی ڈی او ایجوکیشن نے کی اور محترمہ شمیم اسلم ایم پی اے وہاڑی نے خصوصی طور پر اس میں شرکت کی۔ پروگرام میں طلباء و طالبات کے درمیان مذکورہ موضوع پر ایک تقریری مقابلے کا اہتمام بھی کیا گیا اس کے بعد مختلف شرکاء کو

پارٹی بازی اور لب کشائی کا موقع دیا گیا۔ جن میں ملک محمد امیر علی سابق کونسلر، محمد زاہد تبسم، عبدالغفار، محمد توصیف خان، یوسف زئی، شبیر حسین کاظمی صدر بار، ایسوسی ایشن عمیلی، جمیل حیدر قریشی ای ڈی او وہاڑی، منور حسین چوہان، ڈپٹی ڈی ای او ممبر اللہ یار ہیڈ ماسٹر، محمد اقبال ہیڈ ماسٹر، جاوید رفیق ہیڈ ماسٹر کے نام قابل ذکر ہیں۔ مذکورہ بالا مقررین نے استاد کی عظمت کو سلام پیش کیا۔ اس کے بعد شاہ نواز خان پروگرام آفیسر ایس پی او ملتان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے پاکستان کو ایسا پروگرام منعقد کرنے پر مبارکباد دی اور تمام بچوں کی حوصلہ افزائی کی جنہوں نے مختلف مقابلوں میں حصہ لیا۔

"شام غزل" کلچرل پروگرام وہاڑی

وہاڑی سول سوسائٹی نیٹ ورک وہاڑی کے زیر اہتمام اور SPO ملتان کے تعاون سے کوثر اکیڈمی میں شام غزل کا انعقاد کیا گیا۔ اس کا مقصد علاقائی شاعروں کی شاعری کو فروغ دینا اور شاعری کے ذریعے امن کا پیغام پہنچانا تھا۔ اس تقریب میں بہت سے شعراء کرام نے شرکت کی ان میں قمر ندیم شاہد، طاہر ماجد، فراز، سید نجیب احمد، محمد حسن سلیم، شبیر اعوان، جاوید حیدر، یاسر عباس، میاں جاوید حسین تاجک شامل تھے۔ ان کے علاوہ شاہ نواز خان (پروگرام آفیسر SPO ملتان)، رانا منظور صاحب (ڈی۔ای۔او وہاڑی)، ارشاد حسین بھٹی صاحب (صدر مرکزی انجمن تاجران وہاڑی)، میاں نعیم حاکم صاحب (ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر وہاڑی)، غلام باری چوہدری (صدر ڈسٹرکٹ پریس کلب وہاڑی)، عبدالقیوم چوہدری (پروفیسر گورنمنٹ کالج آف کامرس وہاڑی)، ڈاکٹر جمیل احمد (جماعت اسلامی)، ملک محمد شفیق (سابق ناظم) اور بہت سے مقررین نے شرکت کی۔ شام غزل کے اس طرح کی سرگرمی کروانے پر ایس پی او اور وہاڑی سول سوسائٹی نیٹ ورک کی کاوشوں کو سراہا۔ اس تقریب میں 136 خواتین و حضرات نے شرکت کی اور شاعری سے لطف اندوز ہوئے۔

سیمینار

خواتین کے حقوق کے تحفظ کے ایکٹ سے آگاہی

اس سیمینار کا انعقاد ینگ ویمن ویلفیئر سوسائٹی نے بعنوان ادارہ استحکام شرکتی ترقی SPO ملتان وہاڑی میں کیا۔ سیمینار میں سوشل ویلفیئر آفیسر، ڈسٹرکٹ پولیس، وکلاء اور وہاڑی سول سوسائٹی نیٹ ورک کے نمائندگان کے علاوہ 10 شخصیات نے شرکت کی۔ اس پروگرام میں کل 122 افراد نے شرکت کی۔ اس پروگرام کا مقصد خواتین کے حقوق کے تحفظ کے قوانین اور اس پر عملدرآمد کی صورتحال پر بحث کرنا تھا۔

لیکچر (صاف پانی زندگی ہے)

وہاڑی سول سوسائٹی نیٹ ورک وہاڑی کے زیر اہتمام اور SPO ملتان کے تعاون سے لیکچر بعنوان "صاف پانی زندگی ہے" کے موضوع پر گورنمنٹ ڈگری کالج وہاڑی میں کیا گیا۔ ڈاکٹر محمد اکرم ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر وہاڑی نے اس موضوع پر لیکچر دیا۔ اس لیکچر میں 70 طلباء نے شرکت کی۔ ارشاد حسین بھٹی صاحب (صدر مرکزی انجمن تاجران وہاڑی)، میاں جہانزیب یوسف (ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر وہاڑی سول سوسائٹی نیٹ ورک وہاڑی)، عظمیٰ سلیم (جنرل سیکرٹری)، شاہد محمود مرزا (جوائنٹ سیکرٹری)، مسرت خان (فنانس سیکرٹری)، روشین ملک (میڈیا سیکرٹری) و دیگر ایگزیکٹو ممبران اور میڈیا نے شرکت کی۔ ڈاکٹر محمد اکرم ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر وہاڑی نے لیکچر کے دوران بتایا کہ وہاڑی شہر کی آبادی تقریباً ایک لاکھ تین ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ ہمارے شہر وہاڑی کا پانی صاف شفاف ہے۔ ہمارے لوگوں کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں لوگوں میں سیوریج سسٹم کا بہتر استعمال کا شعور پیدا کرنا چاہیے اس سلسلہ میں طلباء اور تعلیمی ادارے موثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ وہاڑی شہر میں اس وقت فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے ہیں تاکہ شہریوں کو صاف شفاف پانی فراہم کیا جا سکے۔ ٹی ایم اے وہاڑی شہر میں 70 سے 80 فیصد لوگوں کو صاف پانی فراہم کر رہا ہے۔

تربیتی ورکشاپ برائے منصوبہ سازی

تین روزہ تربیتی ورکشاپ بعنوان منصوبہ سازی کا انعقاد ریجنل یونٹ SPO (سرور کوٹ ہال) میں ہوا۔ جس میں پانچ اضلاع کی 10 تنظیموں نے شرکت کی۔ جس میں شرکاء کو منصوبہ لکھنے کی مہارتوں پر تربیت دی گئی اور انہیں اس ورکشاپ میں مسائل کا درخت، منصوبے کا ڈھانچہ، منصوبے کے مقاصد، سرگرمیاں، حکمت عملی اور بجٹ جیسے تکنیکی موضوعات پر تفصیلی معلومات دی گئیں۔ اس کے ساتھ ورکشاپ میں آنے والی تنظیموں کے درمیان بہتر منصوبہ لکھنے کا مقابلہ بھی کروایا گیا جس میں تنظیموں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اس مشق سے تنظیموں کو سیکھنے کا موقع ملا۔

تربیتی ورکشاپ برائے انسانی حقوق

ایک تربیتی ورکشاپ بعنوان "انسانی حقوق اور معاہدات" کا انعقاد ہوا جس میں ضلع ڈی جی خان، ضلع مظفرگڑھ اور ضلع لودھراں کی 10 سماجی تنظیموں نے شرکت کی۔ اس ورکشاپ میں شرکاء کو انسانی حقوق، بین الاقوامی معاہدوں، انسانی حقوق کے تاریخی پس منظر [illegible] جیسے حساس موضوعات پر تربیت دی گئی اور ساتھ ہی ایڈووکیسی اور اپنے علاقے میں انسانی حقوق [illegible] مہارتیں بھی سکھائی گئیں۔

تربیتی ورکشاپ برائے انسانی حقوق

ضلع ڈی جی خان اور ضلع راجن پور کی چار اہم سیاسی جماعتوں جن میں پاکستان پیپلز پارٹی، پاکستان مسلم لیگ ن، پاکستان مسلم لیگ اور جماعت اسلامی شامل ہیں کے سیاسی کارکنان نے انسانی حقوق کی تین روزہ تربیتی ورکشاپ میں شرکت کی۔ ورکشاپ میں شرکاء کو بنیادی و تعلیمی حقوق اور بین الاقوامی برادری کے ساتھ پاکستان کے معاہدوں کے بارے میں تفصیلی بریفنگ دی گئی اور ساتھ ہی ان مسائل کے حل کیلئے ایڈووکیسی مہارتوں پر بھی بات چیت ہوئی۔ اس ورکشاپ میں سیاسی جماعتوں کے 24 کارکنان نے شرکت کی۔

ضلعی ہیلتھ پلان کا جائزہ

ای ڈی او ہیلتھ آفس میں میٹنگ ہال میں ایک ڈائیلاگ کا اہتمام کیا گیا جس میں ای ڈی او ہیلتھ، چار اہم سیاسی جماعتوں کی ضلعی قیادت، محکمہ صحت کے افسران، میڈیکل آفیسرز اور این جی اوز کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس میٹنگ میں عباس بزدار ضلعی آفیسر فنانس اینڈ پلاننگ نے مظفرگڑھ ضلعی ہیلتھ پلان پر شرکاء ڈائیلاگ کو بریفنگ دی جو انہوں نے ادارہ استحکام شرکتی ترقی کی بنیادی مراکز صحت کے سروے رپورٹ کے نتائج کو سامنے رکھتے ہوئے تیار کی تھی اور اس ڈائیلاگ میں سیاسی جماعتوں کے نمائندوں نے ضلعی قیادت پر زور دیا کہ صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے تمام یونٹس کی کارکردگی کو بہتر کیا جائے جہاں پر آنے والے مسائل کو کم کیا جائے اور ضلعی ہیلتھ پلان کی روشنی میں مسائل کا بروقت تدارک کیا جائے۔

تربیتی ورکشاپ برائے وومن لیڈرشپ

خواتین پر تشدد کے خاتمے کی 16 روزہ مہم کی مناسبت سے ضلع مظفرگڑھ کی وومن لیڈرشپ کی [illegible] 03 دسمبر 2010 کو اور ضلع راجن پور کی وومن لیڈرشپ کی 4 دسمبر تا 08 دسمبر 2010 کو ایک اہم تربیتی ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا جس میں دونوں اضلاع سے ہر شعبہ زندگی سے خواتین نے شرکت کی۔ اس ورکشاپ میں شرکاء کو صنف اور جنس میں فرق، لیڈرشپ، انسانی حقوق، ایڈووکیسی، نیٹ ورکنگ اور لابنگ جیسے اہم موضوعات پر تربیت دی گئی تاکہ یہ اپنے اپنے علاقے میں خواتین کی محرومی کو دور کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

ایڈووکیسی سیمینار

ضلع ڈیرہ غازی خان میں [illegible] کے مقام پر گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول اور گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول میں بنیادی سہولیات کے فقدان کے موضوع پر ایک سیمینار کا انعقاد ہوا جس میں ڈسٹرکٹ آفیسر ایجوکیشن، سماجی کارکنان، اساتذہ کرام اور اہل علاقہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ سیمینار میں گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول جس میں 380 طالبات زیر تعلیم ہیں اور صرف دو ٹیچر ہیں اور اسی طرح گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول جس میں 690 بچے زیر تعلیم ہیں اور سکول کا صرف ایک کمرہ ہے اور دیگر سہولیات جس میں فرنیچر، پانی وغیرہ بھی نہیں ہے کی فراہمی کیلئے ان مسائل کو زیر بحث لایا گیا اور محکمہ تعلیم کے افسران کی توجہ ان مسائل کی طرف مبذول کروائی گئی۔

پاکستان میں جمہوری طرز حکمرانی اور سیاسی جماعتوں کا کردار

پاکستان میں بہتر طرز حکمرانی اور عوامی مفادات کی سیاست کو مضبوط بنانے کے لیے ضروری ہے کہ ملک میں سیاسی جماعتوں کو نہ صرف مضبوط بنایا جائے بلکہ وہ ایک فعال کردار ادا کرتے ہوئے ایک جمہوری کردار کے ساتھ سامنے آ سکیں۔ کیونکہ یہاں سیاسی جماعتیں کمزور ہیں اور ان میں خود بھی جمہوری روایات کا فقدان ہے جس کی وجہ سے ملک میں بہتر طرز حکومت ایک سوالیہ نشان کے طور پر موجود ہے۔ سیاسی جماعتوں کی مضبوطی کے لیے ضروری ہے کہ ملک میں سیاسی کارکن اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اپنی سیاسی جماعتوں پر بھی دباؤ ڈالیں کہ وہ شخصی اور ذاتی سیاست سے باہر نکل کر ایک بہتر عوامی ایجنڈے کو اپنی سیاست کا محور بنائیں۔ ان خیالات کا اظہار ادارہ استحکام شرکتی ترقی (ایس پی او) کے زیر اہتمام ہونے والے سیمینار بعنوان "پاکستان میں جمہوری طرز حکومت اور سیاسی جماعتوں کا کردار" کے حوالے سے مختلف مقررین نے کیا۔ تقریب کی صدارت معروف دانشور اور صحافی حسین نقی نے کی جبکہ دیگر مقررین میں معروف مورخ ڈاکٹر مبارک علی، ممتاز دانشور قیوم نظامی، صحافی، سیاسی تجزیہ نگار افتخار احمد، جمہوری وطن پارٹی کے سیکرٹری جنرل [illegible]، سابق ممبر قومی اسمبلی [illegible] مسلم لیگ [illegible] اور ایس پی او کے ریجنل ہیڈ سلمان عابد شامل تھے۔ تقریب میں پنجاب کے مختلف اضلاع سے آئے ہوئے مختلف سیاسی جماعتوں کے کارکنوں نے بھرپور شرکت کی۔ سیمینار سے مختلف مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ صورتحال میں سیاسی کارکنوں کی ذمہ داری بہت بڑھ گئی ہے کیونکہ یہاں جو سیاست ہو رہی ہے اس میں عام آدمی سمیت سیاسی کارکن بھی استحصال کا شکار ہیں۔ جب تک سیاسی کارکن سیاسی جماعتوں کے اندر اپنی سیاست کو منظم نہیں کریں گے تو سیاسی جماعتیں جمہوری کردار ادا نہیں کریں گی اور اچھی حکومت کا تصور بھی محض ایک خواب بن کر رہ جائے گا۔ لوگ مجموعی طور پر حکومتی کارکردگی سے مطمئن نہیں ہیں اور ان کو اس بات پر کافی تشویش ہے کہ ملک میں جمہوری حکومتیں کس طرح کی حکومت کو تقویت دے رہی ہیں۔ معاشرے کا ہر طبقہ پہلے ہی سیاسی، سماجی اور معاشی عدم ترقی کا شکار ہے اسے مزید طرز حکمرانی کے باعث اور زیادہ مشکلات کا سامنا ہے۔ پاکستان میں جس انداز سے حکومت کو چلایا جا رہا ہے اس میں قومی اور بین الاقوامی دونوں سطحوں پر تنقید ہو رہی ہے اور ان میں حکومت کی شفافیت کے حوالے سے لوگوں میں کافی تحفظات ہیں۔ اگر سیاسی جماعتیں مضبوط ہوں گی اور اس میں سیاسی کارکن فعال کردار ادا کر رہے ہوں گے تو یقیناً اس کا اثر ملک کی طرز حکمرانی پر ہوگا۔ سیاسی جماعتوں میں موجود سیاسی کارکنوں کو چاہیے کہ وہ پارٹی سیاست سے بالاتر ہو کر حکومت میں شامل جماعتوں کی غلطیوں کی نشاندہی کریں اور سیاسی جماعتوں پر دباؤ ڈالیں کہ وہ جمہوری کردار ادا کرتے ہوئے حکومتی کارکردگی کو بہتر بنائیں۔

سیمینار میں مختلف مقررین نے اس بات پر بھی زور دیا کہ حکومت اور سیاسی جماعتیں بہتر حکومت کو سامنے لانے اور اسے یقینی بنانے کے لیے زیادہ سے زیادہ لوگوں کی شمولیت کو یقینی بنائیں اور ملک میں نچلی سطح پر موجود سیاسی اداروں کو بھی مضبوط بنائے جائیں۔ اس لیے اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ ملک میں چاروں صوبائی حکومتیں جلد از جلد مقامی انتخابات کو یقینی بنائیں اور مقامی منتخب قیادت کو موقع دیں کہ وہ اچھی طرز حکمرانی کے لیے اپنا موثر کردار ادا کریں۔ اسی طرح سیاسی جماعتوں اور سول سوسائٹی کے اداروں کے درمیان بھی ایک موثر رابطہ کی ضرورت ہے تاکہ دونوں فریق ایک دوسرے کی مدد کے ساتھ ملک میں جمہوریت اور بہتر طرز حکومت کی تشکیل میں موثر کردار ادا کریں۔

این جی اوز اور گورنمنٹ کے تعلقات کے موضوع پر سیمینار

ایس پی او لاہور نے این جی اوز اور گورنمنٹ کے تعلقات کے موضوع پر ایک سیمینار کا اہتمام کیا جس میں مختلف اضلاع کے سول سوسائٹی اور گورنمنٹ کے نمائندوں نے شرکت کی۔ کراچی، لاہور اور پنجاب کے سول سوسائٹی ورکرز کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ پاکستان میں سماجی اور معاشی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ یہاں حکومت اور این جی اوز کے درمیان نہ صرف تعلقات کار بہتر ہوں بلکہ دونوں فریق ایک دوسرے کی مدد کے ساتھ معاشرے میں محروم طبقوں کی خوشحالی کے لیے جدوجہد کریں۔ حکومت اور این جی اوز کے درمیان مشترکہ کوششوں کو فروغ دینے کے لیے بھی ضروری ہے کہ دونوں فریق ایک دوسرے کی [illegible] اور ضرورت کو تسلیم کرتے ہوئے اپنی حکمت عملی کو مرتب کریں۔ ان خیالات کا اظہار مختلف مقررین نے ادارہ استحکام شرکتی ترقی (ایس پی او) کے زیر اہتمام ہونے والے سیمینار "حکومت اور این جی اوز کے درمیان تعلقات کار اور مستقبل کا لائحہ عمل" میں کیا۔ مقررین میں [illegible]

پی او کے ریجنل ہیڈ سلمان عابد شامل تھے۔ مختلف مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ ماضی میں این جی اوز اور حکومت کے درمیان اعتماد سازی کا بہت فقدان تھا مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اب تعلقات اور مشترکہ کوششوں میں کافی بہتری آئی ہے۔ اس وقت حکومت اور این جی اوز مل کر تعلیم، صحت، بچوں اور عورتوں کے حقوق سمیت مختلف معاشی پروگراموں میں کام کر رہے ہیں جس کے بہتر نتائج بھی سامنے آ رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اب بھی بہت سے معاملات میں اعتماد سازی کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ تقریب کے اختتام پر انسانی حقوق کے حوالے سے بہتر کارکردگی پر [illegible] کو خصوصی ایوارڈ دیے گئے۔

پاکستان میں مزدور تحریک اور ان کے مسائل

ایس پی او لاہور اور سولیڈیریٹی سنٹر نے پاکستان میں مزدور تحریک اور ان کے مسائل پر دو روزہ ورکشاپ کا انعقاد کیا جس میں مختلف اداروں اور سول سوسائٹی سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ پاکستان میں مزدور طبقات اور بالخصوص مزدور خواتین کے حقوق کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہے کہ مزدور تحریک کو ایک نئی حکمت عملی اپنانے کی ضرورت ہے۔ جس میں مزدور طبقات، سول سوسائٹی اور میڈیا کے درمیان ایک بڑی سماجی اور سیاسی ہم آہنگی کی ضرورت ہے۔ تقریب سے پاکستان ورکرز فیڈریشن کے ڈپٹی جنرل سیکرٹری [illegible]، محمد یعقوب، [illegible]، ڈاکٹر [illegible]، معروف صحافی [illegible]، سولیڈیریٹی سنٹر کی پروگرام کوآرڈینیٹر [illegible] اور ایس پی او کے ریجنل ہیڈ سلمان عابد نے ورکشاپ کے مختلف سیشن سے خطاب کیا۔

مقررین نے اس بات پر بھی زور دیا کہ مزدوروں اور بالخصوص مزدور عورتوں کے لیے ایک سازگار ماحول سامنے لایا جائے، جس میں وہ بغیر کسی خوف اور ہراس کے کام کر سکیں۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ عورتوں کے خلاف جنسی خوف و ہراس پر قانون سازی کی جائے لیکن اس پر عملدرآمد کی ضرورت ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ مختلف مزدور تنظیموں کو مل کر ایک ایسا مشترکہ ایجنڈا سامنے لانا ہوگا جس میں وہ صرف ان سب کا اتفاق ہو بلکہ وہ دیگر طبقوں کو بھی اس ایجنڈے کے ساتھ جوڑ سکیں۔ مزدور تحریک میں کا احساس ہے کہ یہ بھی ضروری ہے کہ آج ریاست اور حکومت کے مقابلے میں اگر مزدور تحریک منظم نہیں ہوگی تو اس کا بہت زیادہ استحصال ہوگا۔ اجلاس میں مختلف تجاویز اور سفارشات کی بھی منظوری دی گئی جن میں کم سے کم اجرت کے قوانین پر عملدرآمد، لیبر انسپکشن کی اجازت، غیر رسمی شعبے کو تحفظ دینے اور آئی ایل او کے کنونشن 177 کے تحت غیر رسمی شعبے میں کام کرنے والے لوگوں کو بطور ورکر تسلیم کرنے، یونین سازی کا حق اور مزدور طبقے کا معاشی تحفظ کیا جائے۔

دو روزہ تربیتی ورکشاپ برائے منصوبہ سازی

ایس پی او لاہور نے دو روزہ تربیتی ورکشاپ "پروجیکٹ سائیکل مینجمنٹ" کا اہتمام کیا جس میں لاہور، گوجرانوالہ، خوشاب اور میانوالی کی 12 تنظیموں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ ان نمائندوں میں 12 عورتوں اور 18 مردوں نے شرکت کی۔ اس تربیت میں مختلف موضوعات پر بات کی گئی۔ پروپوزل بنانے کا طریقہ کار کیا ہے اور اس کی ترتیب کیا ہونی چاہیے۔ منصوبہ کیا ہے اور منصوبہ سازی کیوں کی جاتی ہے۔ مسائل کی نشاندہی کیسے کرتے ہیں، مسائل کی وجوہات اور اثرات کیسے بنائے جاتے ہیں اور اس کے منصوبے کے اندر کیا فائدے ہیں تفصیل سے بتایا گیا۔ سرگرمیاں اور نتائج کیسے بنائے جاتے ہیں اور ساتھ منزل اور مقصد میں فرق بھی بتایا گیا۔ سرگرمیاں اور سرگرمیوں کے پلاننگ کے طریقے سکھائے گئے۔ بجٹ کیا ہے اور منصوبے کے بجٹ کی تیاری اور LFA بنانے کا طریقہ بھی بتایا گیا۔ دو روزہ تربیت میں مختلف سرگرمیاں بھی کروائی گئیں جس سے شرکاء نے دلچسپی کے ساتھ ساتھ ساتھی سے منصوبہ بنانا سیکھ لیا۔ اس تربیت میں سہولت کاری کے فرائض [illegible] نے ادا کیے۔

ایک روزہ ورکشاپ "مالیاتی انتظام کاری" اور کراچی نیٹ ورکس کے ساتھ میٹنگ

ایس پی او لاہور نے ایک روزہ تربیتی ورکشاپ "سول سوسائٹی نیٹ ورک کی مالیاتی انتظام کاری" کا اہتمام کیا جس میں لاہور، گوجرانوالہ، خوشاب اور میانوالی کے نیٹ ورکس کے نمائندوں نے شرکت کی۔ تربیت سے پہلے ایس پی او کراچی کے مختلف اضلاع سے تعلق رکھنے والے نیٹ ورکس کے نمائندوں نے ایس پی او لاہور آفس کا دورہ کیا اور لاہور نیٹ ورکس کے نمائندوں سے میٹنگ بھی کی تاکہ مختلف سرگرمیوں اور امن اور سماجی ہم آہنگی کے پروجیکٹ پر تبادلہ خیال کیا جا سکے۔ ایس پی او کراچی سے ضلع کراچی، ٹھٹھہ اور بدین کے سول سوسائٹی نیٹ ورکس کے نمائندوں نے شرکت کی سب سے پہلے کراچی کے نیٹ ورکس کے نمائندوں نے اپنے کام کے متعلق تفصیل سے بتایا کہ وہ کس طرح کام

کر رہے ہیں اور خاص طور پر امن اور سماجی ہم آہنگی کی مہم کو کیسے چلا رہے ہیں۔ اس کے بعد ایس پی او لاہور سے تعلق رکھنے والے نیٹ ورکس نے اپنا اپنا کام بتایا اور پریزنٹیشن دی جس کے بعد نیٹ ورکس کے نمائندوں نے ایک دوسرے سے سوال کیے اور جوابات دیے گئے۔ اس کے بعد سلمان عابد ریجنل ہیڈ ایس پی او لاہور نے نیٹ ورکنگ اور رابطہ کاری کے موضوع پر لیکچر دیا کہ اس سوسائٹی میں نیٹ ورکنگ کے کیا فائدے ہیں اور نیٹ ورکنگ کیسے کی جا سکتی ہے۔ اس تربیت اور میٹنگ میں سہولت کاری کے فرائض پروگرام آفیسر [illegible]، پروگرام آفیسر [illegible] اور فنانس آفیسر [illegible] نے ادا کیے۔

ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ساتھ ڈائیلاگ

منڈی بہاؤالدین گوجرانوالہ نے SSP، SHO، SIP کے ساتھ ڈائیلاگ کا اہتمام کیا گیا جس کا مقصد گوجرانوالہ میں ماڈل پولیس اسٹیشن کے بارے میں سفارشات پیش کی گئیں۔ ڈائیلاگ میں مختلف سیاسی پارٹیوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ SSP کو تفصیل سے پریزنٹیشن دی گئی کہ ڈسٹرکٹ کمیٹی کا کیا مقصد ہے اور وہ پولیس اسٹیشن کے بننے کے بعد اس کے کیا فائدے ہوں گے۔ SSP نے بتایا کہ وہ ماڈل پولیس اسٹیشن کے لیے ہم حل کر کے سفارشات مرتب کریں گے اور کوشش کریں گے کہ گوجرانوالہ میں ماڈل پولیس اسٹیشن کا قیام عمل میں لایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس کام کے لیے ایک Core گروپ بنانے ہیں تاکہ ماڈل پولیس اسٹیشن بنانے کے بعد عام لوگوں کی مدد ہو سکے اور خاص طور پر عورتوں کو جو مسائل آتے ہیں ان کا باقاعدہ حل ہو سکے۔

پاکستان میں جمہوریت کا بحران

ایکشن ایڈ ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ نے پاکستان میں جمہوریت کے بحران کے موضوع پر لیکچر کا اہتمام کیا جس میں 7 خواتین اور 15 مردوں نے شرکت کی۔ لیکچر کے لیے تاریخ دان اور دانشور ڈاکٹر مبارک علی کو دعوت دی گئی۔ انہوں نے اپنے لیکچر میں تاریخ کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ یونان سے سیاست کی ابتدا ہوئی۔ ان میں مختلف قسم کی حکومت نے جنم لیا۔ آمریت، جمہوریت اور بادشاہت اس کی مثالیں ہیں۔ ریپبلک، تاریخ کی ایک مشہور کتاب ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ افلاطون جمہوریت کے خلاف تھا۔ شروع میں بادشاہت کا ہی نظام رائج تھا۔ پاکستان میں آج کل جمہوری ہے لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ جمہوریت حکومت اپنے فرائض مکمل طور پر ادا کر رہی ہے اور لوگوں کو ان کے حقوق پورے کرنے میں حکومت کا کیا کردار ہے۔ سوشلزم کی تحریکوں کو ختم کیا جا چکا ہے جس سے سوشلزم کی پوری فضا ختم ہو رہی ہے۔ جمہوریت میں فیصلہ سازی میں ہر طبقے کے لوگوں کو شامل کیا جاتا ہے اور ان کی بات سنی جاتی ہے۔ پاکستان میں مختلف طبقات میں بٹا ہوا ہے اگر کوئی امیر ہے تو وہ امیر تر ہوتا جا رہا ہے اور غریب سے غریب تر۔ کیا یہی جمہوریت ہے کہ فرد واحد سارے اختیارات کا مالک ہو۔ ہمیں مل کر جمہوریت کو پروان چڑھانے میں اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔

مسیح برادری کے ساتھ کرسمس کا دن

پنجاب سول سوسائٹی نیٹ ورک نے مذہبی و سماجی ہم آہنگی کے موضوع پر ایک سیمینار کا اہتمام کیا جس کا مقصد مختلف مذاہب کے لوگوں میں ہم آہنگی پیدا کرنا اور مسیح برادری کے ساتھ کرسمس کا دن منانا تھا۔ سیمینار چرچ میں منعقد کیا گیا جس میں سول سوسائٹی، میڈیا، علماء حضرات اور پادری نے شرکت کی۔ سیمینار میں مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہر مذہب امن، بھائی چارے اور برداشت کا درس دیتا ہے۔ لیکن ہم بہت سے طبقات اور فرقوں میں بٹ چکے ہیں اور صبر اور برداشت ختم ہو چکی ہے۔ لہٰذا ہمیں اس معاشرے کے اندر رہتے ہوئے آپس میں بھائی چارے کو فروغ دینا ہوگا اور اس سلسلے میں سول سوسائٹی اپنا کردار ادا کر سکتی ہے۔ ضلع گوجرانوالہ میں ہم مذہبی ہم آہنگی کے فروغ کے لیے مختلف پروگرام کا انعقاد کریں گے۔ سیمینار میں زاہد ممتاز یونس رانس

ایگزیکٹو ڈائریکٹر وومن ورکرز یونین، منظور پاول، رضا، پیپلز پارٹی اور پروگرام آفیسر [illegible] سلطان نے خطاب کیا۔

ادارہ استحکام شرکتی ترقی نےICMC کے تعاون سے آزاد کشمیر کے ضلع ہٹیاں میں اپنے پروگرام " کمزور دفاعی صلاحیت والے افراد کی خدمات وتحفظ تک رسائی " کا آغاز 2008 میں کیا اور اس پراجیکٹ کی کامیاب تکمیل کے بعد جولائی 2010 میں دوسرے فیز پر کام شروع کیا گیا جس کے تحت رواں سہ ماہی کے دوران ضلع ہٹیاں میں معمول کی سرگرمیاں جاری رہیں۔ بظاہر یہ پروگرام ایک چھوٹا سا پروگرام ہے جس کا دورانیہ جولائی 2010 تا ستمبر 2011 تک ہے اور ضلع ہٹیاں کی دو یونین کونسلز کو منتخب کیا گیا ہے مگر یہ پروجیکٹ اپنے اندر مقامی لوگوں کے لئے معنی خیز تبدیلیاں رکھتا ہے جس کی بنا پر ان دو یونین کونسل کو مثال بنا کر پورے ضلع ہٹیاں کے رہنے والے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں اور خاص طور پر روزگار کے حوالے سے نئی جہتوں کو متعارف کروا کے ترقی کے نئے دور کا آغاز کر سکتے ہیں۔

اس پراجیکٹ کے تحت روزگار کے مواقع تلاش کرنے کے ساتھ ساتھ قدرتی آفات سے بچاؤ اور ان کے اثرات میں کمی کے حوالے سے مقامی طور پر مقامی تنظیموں، سرکاری محکمہ جات اور دوسرے اداروں کے ساتھ مل کر کام کیا جا رہا ہے۔ ان سرگرمیوں کے دوران اس امر کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ تمام تر سرگرمیوں کے دور رس نتائج سے بالعموم کمیونٹی اور بالخصوص معاشرے کے کمزور افراد کو مستفید کرتے ہوئے ان کے حالات زندگی میں بہتری لا کر ان کو سماجی ترقی کے دھارے میں شامل کیا جا سکے۔ بنیادی طور پر پراجیکٹ کا مقصد تربیت کے ذریعے مقامی کمیونٹی کی صلاحیتوں کو بڑھانا ہے تاکہ روزگار کے بہتر مواقع میسر آسکیں۔ اس کے علاوہ مقامی تنظیموں کے روابط سرکاری وغیر سرکاری اداروں کے ساتھ بڑھانے میں معاونت کرتا ہے تاکہ مسائل کے مستحکم بنیادوں پر حل اور بنیادی حقوق کے حصول کے لئے مربوط کوششیں کی جا سکیں۔

لوکل سپورٹ آرگنائزیشنز اور کمیونٹی بیسڈ ٹریننگ سنٹرز کا قیام

اس بار ایس پی او نے گاؤں کی سطح پر کام کرنے کی بجائے یونین کونسل کی سطح پر کام کرنے کو ترجیح دی۔ جس میں ایک بڑی تعداد پائیدار ترقی سے لطف اندوز ہو سکتی ہے۔ ایس پی او کا پہلا قدم یونین کونسل کی سطح پر تنظیم یعنی ایل ایس او (LSO) کا قیام تھا۔ یونین کی سطح پر کام کرنے کا مقصد اجتماعی ترقی کو فروغ دینا ہے تاکہ ایک بڑی تعداد سہولیات سے مستفید ہو سکے۔ ایس پی او نے ان اداروں کو مضبوط بنانے کے مقصد سے سب سے پہلے ان کی استعداد کار کو بڑھانے کے لئے مختلف تربیتوں کا بندوبست کیا تاکہ ان اداروں کو اس قابل بنایا جا سکے کہ کسی بیرونی امداد کے بغیر بھی مقامی سطح پر ترقیاتی کاموں کو جاری رکھا جا سکے۔ اس سلسلہ میں جن تربیتوں کو فوقیت دی گئی ان میں تنظیمی انتظام کاری، مالیاتی انتظام کاری اور لیڈرشپ مینجمنٹ شامل تھیں۔ جبکہ آفات کی انتظام کاری سے متعلق تربیت باقاعدہ سول ڈیفنس کے ساتھ مل کر کروائی گئی جس میں زیادہ تر عملی مشقیں شامل تھیں جن کا مقصد کم وقت میں کسی بھی ناگہانی آفت کے لئے مقامی باشندوں کو اپنے لئے منصوبہ سازی کرنے کے قابل بنانا تھا اور اس کے علاوہ قدرتی آفات سے بچاؤ کے لئے موجود وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے موثر لائحہ عمل تیار کیا جا سکے۔

ایس پی او نے ان اداروں کے مستقل طور پر قیام کے لئے مالی معاونت کے ذریعے دونوں یونین کونسلز میں ان کے دفاتر قائم کئے اور فرنیچر اور دوسرا ضروری سامان فراہم کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ تربیتوں کے سلسلہ کو کمیونٹی کی سطح پر جاری رکھنے کے لئے کمیونٹی بیسڈ ٹریننگ سنٹرز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے تاکہ لوکل سپورٹ آرگنائزیشنز پراجیکٹ کے اختتام کے بعد بھی ان سنٹرز میں شعوری آگاہی اور تربیت کے ذریعے ہنرمندی کو فروغ دے سکے۔ مقامی سطح پر روزگار کے مواقعوں کی نشاندہی اور ان میں بہتری کے لئے ریسرچ سٹڈی ICMC کے مالی تعاون سے جاری اس پراجیکٹ کے تحت علاقے میں پہلے سے موجود اور کاروبار کے لئے موزوں شعبہ جات کا جائزہ لینے کے لئے مقامی سطح پر ریسرچ سٹڈی کی گئی۔ جس کا مقصد علاقہ میں موجود روزگار کے مواقع کی نشاندہی کرنا تھا۔ اس کے لئے گھریلو سطح سے لے کر ضلعی سطح تک معلومات اکٹھی کی گئیں۔ ان بنیادی معلومات سے ضلع ہٹیاں کے معاشی اور معاشرتی حالات کا اندازہ ہوا کہ یہاں کے لوگ کتنے محدود وسائل میں رہتے ہوئے زندگی کا سفر طے کر رہے ہیں۔ اس ریسرچ میں نہ صرف پہلے سے موجود روزگار سے متعلق شعبہ جات کو دیکھا گیا بلکہ کئی نئے شعبہ جات بھی سامنے آئے جن میں مقامی لوگوں کی دلچسپی کا اندازہ ہوا اور یہ بھی پتہ چلا کہ یہ لوگ اپنی حالت بدلنے کے خواہش مند ہیں۔ اس سٹڈی کو دستاویز کی صورت دینے کے بعد ایس پی او نے ضلعی سطح پر ورکشاپس کا انعقاد کیا اور سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کے نمائندوں سے اس پر رائے لی گئی۔ جس کے نتیجے میں ان لوگوں کی مشاورت سے بہت سے شعبوں کی نشاندہی کی گئی جن میں مقامی باشندوں کے لئے تربیتوں کا بندوبست کیا جا سکتا ہے۔ ضلعی سطح کی ان ورکشاپس کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ علاقائی ترقی کا انحصار حکومتی اداروں کے ساتھ مضبوط تعلق کو قائم کرنے پر بھی ہے جو کہ مستقبل میں پائیدار ترقی کے لئے معاون ثابت ہو سکتے ہیں اور ترقی کے اس عمل کو جاری رکھنے کے لئے عوام کی جدوجہد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی ضمانت بھی۔ پروجیکٹ کے پہلے فیز کے دوران کمزور و مستحق افراد کو مالی معاونت کے ذریعے روزگار کے مواقع فراہم کئے گئے تھے۔ پروجیکٹ کے دوسرے فیز میں ضلع ہٹیاں بالا کی دو یونین کونسلز کو ہی منتخب کیا گیا۔

روزگار کے مواقع میں بہتری کے لئے تربیتوں کا انعقاد

ریسرچ سٹڈی کے نتیجے میں کوئی تیس (30) شعبہ جات سامنے آئے جن میں لوگوں نے اپنی دلچسپی کا اظہار کیا لیکن صرف وسائل کی کمی کے باعث ابھی تک وہ اپنی صلاحیتوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکے اور پسماندہ افراد کی فہرست میں اضافہ ہوتا رہا۔ ضلعی سطح پر ورکشاپ کا انعقاد کر کے سرکاری وغیر سرکاری اداروں کے نمائندوں کے ساتھ مل کر ان میں سے موزوں کاروباری شعبہ جات کی درجہ بندی کی گئی۔ ان موزوں شعبہ جات میں مقامی کمیونٹی کی استعداد کار کو بڑھانے کے لئے مختلف تربیتوں کا بندوبست کیا گیا ہے تاکہ ہنرمندی کو فروغ دے کر بے روزگاری کے بڑھتے ہوئے رجحان پر قابو پایا جا سکے۔ اس عمل کے ذریعے فروری 2011 کے آخر تک کوئی 120 افراد کو مختلف تربیتیں فراہم کر دی جائیں گی۔

کمزور دفاعی صلاحیت رکھنے والے افراد کے حقوق کے لئے ورکشاپ کا انعقاد

ایس پی او مظفرآباد نے کمزور دفاعی صلاحیت رکھنے والے افراد کے حقوق سے آگاہی کے لئے ضلعی سطح پر ورکشاپ کا انعقاد کیا جس میں سرکاری وغیر سرکاری اداروں کے نمائندوں کے علاوہ کمیونٹی نے بھی شرکت کی۔ جن اداروں نے شرکت کی ان میں سوشل ویلفیئر، بیت المال، ایرا، سمال انڈسٹریز، اے جے کے ڈی پی، ہیومن ویلفیئر سوسائٹی، پی آر سی ایس، اسلامک ریلیف اور شامل ہیں

ادارہ استحکام شرکتی ترقی (spo) باغ نے Earthquake Reconstrution Program کے تحت اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھتے ہوئے نئے سال کے دوران زیادہ تر شعوری آگاہی اور استعداد کاری میں اضافے سے متعلق ایریاز میں کام شروع کیا گو کہ ایس پی او باغ ان میں سے اکثر سرگرمیاں گزشتہ تین سالوں سے جاری رکھے ہوئے تھا لیکن نئے سال کی منصوبہ بندی کرتے وقت ان ایریاز پر زیادہ توجہ دی گئی جو سماج میں مثبت تبدیلی کا باعث بن رہے تھے، جیسا کہ مذکورہ پراجیکٹ میں خواتین کے خلاف تشدد کے خاتمے، صنفی امتیازات میں کمی اور قدرتی آفات سے نپٹنے کے حوالے سے شعوری آگاہی اور استعداد کاری میں اضافے شامل ہیں۔

۔تعلیم بالغاں وحقوق نسواں

ادارہ استحکام شرکتی ترقی (spo) باغ سال 2011ء میں ضلع باغ کی یونین کونسل سوانج اور ضلع حویلی کی یونین کونسل بدحال کے انتہائی پسماندہ دیہاتوں میں تعلیم بالغاں کے 8 مراکز کے انعقاد کے ذریعہ سے گاؤں کی گھریلو خواتین کو صنفی امتیازات کے خاتمے، خواتین پر تشدد، آفات کی انتظام کاری، خواتین کے مسائل اور حقوق کی شعوری آگاہی ریفلیکٹ طریقہ کار کے مطابق کی گئی ہے۔ تجزیے سے یہ سامنے آئی ہے کہ ایس پی او کے تعلیم بالغاں کے پروگرام کے بڑے دور رس نتائج مرتب ہوئے ہیں ان مراکز کی تربیت یافتہ خواتین کی شعوری سطح میں خاطر خواہ تبدیلی آئی ہے جس کی وجہ سے پروگرام سے متعلقہ دیہاتوں میں گھریلو اور پنچائیت کی سطح پر صنفی امتیازات، خواتین کے خلاف تشدد اور آفات کی انتظام کاری کے مختلف امور زیر بحث لائے جا رہے ہیں جو کہ سماجی تبدیلی کی طرف ایک اہم پیش رفت ہے۔

پیروکاری

کشمیر سول سوسائٹی نیٹ ورک باغ اور چنار سول سوسائٹی نیٹ ورک کہوٹہ نے ایس پی او کی معاونت سے ضلعی مسائل کی پیروکاری کا سلسلہ نئے سال میں بھی جاری رکھا اور اس حوالہ سے کافی کامیابی بھی حاصل کی۔ اس سلسلہ میں دونوں نیٹ ورک نے ضلعی سطح پر عمارتوں اور سڑکوں کی تعمیر نو، بنیادی حقوق کی فراہمی، ضلع انتظامیہ کو فعال بنانا، خواتین پر گھریلو تشدد کا خاتمہ کے عنوانات پر سیمینار اور مذاکرات کرائے۔ جس سے علاقہ کو درپیش مسائل کے حوالے سے گورنمنٹ نے نوٹس لینا شروع کر دیا ہے۔ کشمیر سول سوسائٹی نیٹ ورک نے تعلیمی سہولیات تک خواتین کی رسائی کو یقینی بنانے کے حوالے سے گورنمنٹ گرلز انٹرمیڈیٹ کالج ریڑہ جو کہ قریباً ۲۲ ہزار نفوس پر مشتمل یونین کونسل سوانج کی خواتین کا واحد تعلیمی ادارہ ہے کی اپ گریڈیشن کے حوالے سے خاطر خواہ کامیابی حاصل کی اس علاقہ کی طالبات کی بڑی تعداد انٹرمیڈیٹ کے بعد اپنی تعلیم جاری نہیں رکھ سکتی تھیں۔ KCSN باغ نے اس حوالے سے محکمہ تعلیم، وزیر تعلیم، سیکریٹری کالجز اور دوسرے متعلقہ اداروں سے اس حوالے سے رابطہ کاری کے ذریعے ریاستی حکومت سے کالج میں ڈگری کلاسز کا نوٹیفکیشن جاری کروایا جس کے بعد رواں تعلیمی سیشن میں ۵۰ سے زائد طالبات نے ڈگری کلاسز میں داخلے لیئے اور پہلی بار اس علاقہ کی خواتین کو ڈگری کلاسز تک کی تعلیمی سہولیات تک رسائی کو یقینی بنایا جا سکا۔

We Can Campaign

SPO باغ نے کشمیر سوہم سوسائٹی نیٹ ورک باغ اور چنار سول سوسائٹی نیٹ ورک کے تعاون کے ساتھ مل کر سکتے ہیں خواتین کے خلاف تشدد کا خاتمہ مہم کا آغاز بھی اسی سال کیا ہے۔ اس مہم کے تحت ضلع کے مختلف گاؤں میں خواتین کو صنفی امتیازات کے خاتمے ،خواتین پر تشدد اور خواتین کے مسائل اور حقوق کی شعوری آگاہی کے سیشن کا انعقاد کروائے جا رہے ہیں۔ اس مہم کے ذریعے خواتین پر تشدد کی وجوہات اور مسائل کی روک تھام کی جائے گی اور یہ سماجی تبدیلی کی طرف ایک اہم پیش رفت ہے۔ امتیازات کے خاتمے ،خواتین پر تشدد اور خواتین کے مسائل اور حقوق کی شعوری آگاہی کے سیشن کا انعقاد کروائے جا رہے ہیں۔ اس مہم کے ذریعے خواتین پر تشدد کی وجوہات اور مسائل کی روک تھام کی جائے گی اور یہ سماجی تبدیلی کی طرف ایک اہم پیش رفت ہے۔

ذریعہ معاش کی بہتری

ایس پی او باغ نے مقامی تنظیموں کی استعدادکاری کو بڑھانے کے لیے ہر تنظیم سے ایک ممبر کو لائیوسٹاک ایکسٹینشن ورکر کی پانچ روزہ تربیتی ورکشاپ محکمہ امور حیوانات کے ماہرین کی تکنیکی معاونت سے منعقد کروائی۔ جس کے بعد مزکورہ تربیت یافتہ افراد محکمہ حیوانات کے لائیوسٹاک ایکسٹینشن ورکرز کی معاونت اور تعاون سے علاقہ میں مال مویشیوں کی انتظام کاری اور بیماریوں کے خلاف علاج معالجے کی سہولیات کی فراہمی کے ساتھ ساتھ اس حوالہ سے شعوری آگاہی کی خدمات بھی سرانجام دے رہے ہیں۔

قدرتی آفات کی انتظام کاری اور ابتدائی طبی امداد کے سیشن

ایس پی او (SPO) باغ کی تربیت یافتہ ٹیم نے پارٹنر تنظیموں کو قدرتی آفات کی انتظام کاری کے حوالے سے ایک روزہ تربیت ہر گاؤں کی سطح پر کروائی اور ساتھ ہی ابتدائی طبی امداد کے سیشن بھی گاؤں کی سطح پہ کمیونٹی کے ساتھ کیے جس کی وجہ سے یہ پارٹنر تنظیمیں اور کمیونٹی اس قابل ہوگئی ہیں کے جولائی ۲۰۱۰ کے سیلاب میں قدرتی آفات کی انتظام کاری کی تربیت کی وجہ سے ان تربیت یافتہ افراد نے بہت سی قیمتی جانوں ، مال اسباب اور گھریلو سامان کو محفوظ مقامات تک پہنچانے کے ساتھ ساتھ ان کو ابتدائی طبی امداد فراہم کر کے بڑی سطح پر نقصانات سے محفوظ بنایا۔ واضح رہے کہ ایس پی او کے مزکورہ

صحت کی بنیادی سہولیتں اور حفظان صحت کے اصولوں سے آگاہی

ایس پی او، باغ یونین کونسل سوانج اور بدحال میں لیڈی ڈاکٹر اور لیڈی ہیلتھ وزیٹر کے ذریعے میڈیکل کیمپ کی سہولت دور دراز کے دیہاتوں میں فراہم کی جارہی ہے۔ جبکہ ہفتے میں دو دن BHU گگذار میں سینکڑوں لوگوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے اور مفت ادویات بھی فراہم کی جاتی ہیں۔ حفظان صحت کے اصولوں سے آگاہی کے لیے یونین کونسل سوانج اور بدحال کی تمام گاؤں میں حفظان صحت کے سیشن کا انعقاد کیا گیا جس سے علاقے میں صحت وصفائی کی صورت حال میں کافی بہتری محسوس کی جارہی ہے۔

۔۔۔بہتر طرز حکمرانی کا المیہ

اب سوال یہ ہے کہ اس پورے منظر نامہ میں ہماری اچھی حکمرانی کا خواب کیسے پورا ہوگا۔ یہ کام یقیناً کسی سیاسی تنہائی میں نہیں ہوگا محض کوئی ایک فریق نہیں بلکہ حکومتی اور ریاستی امور میں شامل تمام فریق سمیت اقتدار میں شامل تمام جماعتیں اس ناکامی کی ذمہ دار ہیں۔ اچھی حکومت کے لیے ملک میں سیاسی نظام اور بالخصوص مظبوط سیاسی جماعتوں سمیت ایک ذمہ دار سول سوسائٹی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ عمل ملک میں محض حکومت کو ہی نہیں بلکہ سب اداروں اور افراد پر دباؤ ڈال سکے گا کہ لوگ قانون کی حکمرانی کے تابع بن کر اپنا کردار ادا کریں۔ لیکن کیونکہ سیاسی جماعتوں کی موجودہ قیادت آج بھی اسی فرسودہ سوچ کے ساتھ سیاست کرنا چاہتی ہیں جیسے وہ ماضی میں کرتے رہے ہیں تو یہ مسائل کو حل کرنے کی بجائے اور زیادہ بگاڑ کا سبب بن رہا ہے۔ ہمارا سیاسی کارکن اب کافی کمزور ہو گیا ہے اور اس کا تعلق بھی سیاسی جماعتوں کے ساتھ محدود ہوا ہے اور ان میں جب کوئی آواز اٹھاتا ہے تو اس کی طاقت بننے کی بجائے اسی کو اپنی ہی مزاحمت کی سزا دی جاتی ہے۔ حالانکہ اس وقت ہم جن بڑے چیلنجیز کا شکار ہیں اس میں حکومت اور اس میں شامل تمام جماعتوں اور ان کی قیادتوں کو اپنے اندر ایسی اصلاحات کا جانب بڑھنا ہوگا جو طرز حکمرانی کے نام پر لوگوں کو اپنے ساتھ یکجا کر سکے۔ کیونکہ اگر حکومتوں اور لوگوں میں تقسیم کا عمل جاری رہتا ہے تو اس کا بڑا نقصان جمہوریت کو ہوگا جس سے ہم بہت سی توقعات وابستہ کیے ہوئے ہیں۔

1۔ کانفرنس۔آفات سے ترقی کی طرف

2010 میں سیلاب کی تباہ کاریوں نے جہاں ہزاروں جانوں کو نگل لیا وہاں اس نے کروڑوں لوگوں کو بے گھر اور ان کا ذریعہ معاش چھین لیا۔ ایک طرف انفراسٹرکچر کو شدید نقصان پہنچایا تو دوسری طرف اس نے حکومتی اور غیر سرکاری اداروں کے حلقوں میں قدرتی آفات سے نمٹنے کیلئے موثر سسٹم کی کمی کو اجاگر کیا۔ چنانچہ ادارہ استحکام شرکتی ترقی نے ایک کانفرنس ۔آفات سے ترقی کی طرف (Conference on Moving from Disasters to Development) کا مورخہ 2 دسمبر 2010 کو انعقاد کیا تاکہ مستقبل میں قدرتی آفات سے تدارک کیلئے لائحہ عمل تیار کیا جا سکے۔ اس فورم میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ماہرین نے شرکت کی اور اپنی آراء سے نوازا۔ کانفرنس میں حکومت، سول سوسائٹی اور این جی اوز سے تعلق رکھنے والی شخصیات (جاوید جبار، ڈاکٹر طفیل محمد خان، نصیر میمن، ڈاکٹر پرویز طاہر، ثمینہ نذیر، محمد اقبال میمن، ڈاکٹر مبارک علی، محسن بابر، رخشندہ ناز، ڈاکٹر محمد عرفان، ڈاکٹر کرامت علی اور سید خورشید شاہ) نے شرکت کی۔

2۔ گول میز کانفرنس برائے امن اور ترقی

ایس پی او نے امن اور ترقی کے حوالے سے ایک راؤنڈ ٹیبل فورم (Round Table Forum on **Peace and Human Development**) کا انعقاد مورخہ 28 دسمبر 2010 کو اسلام آباد میں کیا۔ اس فورم کا مقصد دہشت گردی اور اس کے ترقی پر خاص طور پر ملینیم ڈولپمنٹ گولز (MPG) پر اثرات کا جائزہ لینا تھا۔ اس سلسلے میں ایس پی او نے مختلف صوبوں کے نامور سیاستدانوں، سول سوسائٹی کے ممبران، سماجی رہنماؤں اور دانشوروں کو مدعو کیا تاکہ وہ دہشت گردی اور ترقی پر اس کے اثرات کے متعلق علاقائی اور قومی نقطہ نظر پیش کریں۔ مقررین نے متفقہ طور پر اس بات پر زور دیا کہ ریاست کو اپنا نقطہ نظر سیکورٹی ریاست سے ہٹا کر فلاحی ریاست کی طرف منتقل کرنا چاہیے تاکہ لوگوں کو معاشی خوشحالی اور سماجی انصاف میسر ہو۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان آبادی میں اضافے اور شدت پسندوں کے تشدد کی وجہ سے مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ ان سے مقابلہ کے لئے ضروری ہے کہ ہم انسانی ترقی پر توجہ دیں اور امن صرف انسانی ترقی کی بدولت ہی قائم ہو سکتا ہے۔ گول میز فورم سے ڈاکٹر محمد طفیل، نصیر میمن، جاوید جبار، ابرار قاضی، سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک، سینیٹر میر حاصل بزنجو، ڈاکٹر روبینہ سہگل، ڈاکٹر پرویز طاہر اور ایمل خٹک نے خطاب کیا۔

ایس پی او تربت کی سرگرمیاں

اس سہ ماہی میں SPO نے جن جن سرگرمیاں سرانجام دیں ان کی نہ صرف علاقے میں اچھی پزیرائی ہوئی ہے بلکہ اس سے علاقے میں شعوری حوالے سے بھی کافی مثبت فائدے بھی متوقع ہیں، SPO تربت نے جن جن سرگرمیوں کا عیادہ کیا وہ درج ذیل ہیں۔

- ☆ ضلع گوادر میں کیچ اور گوادر کی 11 پارٹنر سماجی تنظیموں کے 29 ممبران کو جمہوری طرز حکمرانی پر تین روزہ تربیت دی گئی جس میں سہل کاری کے فرائض ایس پی او کی ٹیم نے سرانجام دیے۔
- ☆ ضلع کیچ اور گوادر سے گیارہ پارٹنر سیاسی جماعتوں کے 33 کے کارکنوں کو انسانی حقوق کے مسائل پر تربیت دی، کو ضلع گوادر میں منعقدہ اس تین روزہ ورکشاپ میں بھی سہل کاری کے فرائض SPO تربت کی ٹیم نے سرانجام دیے۔
- ☆ ضلع گوادر میں پارٹنر سماجی تنظیموں پر مشتمل ریویو میٹنگ Reviwe Meeting کو منعقد ہوئی جس میں مزکورہ تنظیموں سے 29 شرکاء نے شرکت کی جس میں ایس پی او کی ٹیم ن نے سہلکاری کے کے فرائض سرانجام دیے۔
- ☆ ضلع گوادر میں ایس پی او کی پارٹنر سیاسی جماعتوں کے ممبران پر مشتمل اسٹیرنگ کمیٹی کے زیر اہتمام انسانی حقوق کے حوالے سے سیمینار کا انعقاد کیا گیا (انسانی حقوق اور سماجی انصاف کے موضوع پر منعقدہ سیمینار سے ایس پی او تربت کے پروگرام منیجر تنویر احمد، سیاسی رہنما ہدایت رحمان، سول سوسائٹی سے ڈاکٹر عزیز بلوچ، اور اسٹیرنگ کمیٹی کی طرف سے جلیل رسول بخش نے خطاب کیا۔

متروک ترجیحات

نصیر میمن

یو-این-ڈی-پی نے پاکستان کے ترقیاتی درجات میں بہتری کی نشاندہی کی ہے۔انسانی ترقی کی قدر پیمائی کرنے والے ترقیاتی سکیل پر پاکستان گزشتہ برس 141ویں نمبر پر تھا لیکن آج 125نمبر پر ہے۔اس طرح پاکستان سکیل کے نچلے درجات سے بلند ہوتا ہوا ان ممالک کی صف میں داخل ہو چکا ہے جنھیں اس پیمانے کے مطابق وسطی ممالک کہا جا سکتا ہے۔

متذکرہ بالا ترقیاتی سکیل (ہیومین ڈویلپمنٹ انڈکس) پر169 ممالک کی درجہ بندی کی گئی ہے اور 125واں درجہ سب سے نچلے درجات کے قریب تر ہے۔ سارک مملک میں سری لنکا 91، انڈیا119 اور مالدیپ 107ویں درجے پر موجود ہیں۔اس طرح یہ تمام ممالک ترقیاتی دوڑ میں پاکستان کو بہت پیچھے چھوڑ چکے ہیں۔

سی-آئی-اے کے عالمی حقائق نامہ کے مطابق پاکستان دفاعی اخراجات کے لحاظ سے کی جانے والی درجہ بندی میں پاکستان 174 ممالک سے 46ویں نمبر پر ہے۔تعلیمی اخراجات کے لحاظ سے پاکستانی186 ممالک میں 153ویں نمبر پر نظر آتا ہے۔اسی طرح اگر پاکستانی افراد کے دائرہ حیات کے پیمانے کے تناظر میں بات کی جائے کی جائے تو پاکستان244 ممالک میں سے166ویں نمبر پر نظر آئے گا۔عالمی ادارے صحت کی درجہ بندی کے مطابق پاکستان صحت پر خرچ کرنے والا185 ممالک میں سے171ویں نمبر پر ہے۔جب اسی ادارے نے ملک میں موجود نظامہائے صحت کی بہتری کارکردگی کے لحاظ سے درجہ بندی کی تو پاکستان191 ممالک میں سے122ویں نمبر پر تھا۔

ہیومین ڈویلپمنٹ انڈکس محض اہم ترقیاتی علامات کی قدر پیمائی نہیں کرتا۔بلکہ ملک کے انتظام کاروں کی طرف سے انسانی ترقی کے لئے سیاسی معیشت کا بھی احاطہ ہوتا ہے سرد جنگ کے خاتمے کے بعد عالمی معاشرے نے انسانی تحفظ کے معیارات کا ازسرنو جائزہ لیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ دنیا صرف اس وقت محفوظ بنائی جا سکتی ہے جب انسانی ترقی ہی اصل ترقیاتی نصب العین ہو۔اس کے بعد اقوام متحدہ کے ملینیم اعلامیئے میں انسانی ترقی کو ترقی کے دیگر تمام معیارات پر فوقیت دے دی گئی۔

گذشتہ دو عشروں کے دوران، انسانی ترقی کے کئی معیارات شہریوں کی ترقی کے تناسب میں ریاستی سنجیدگی اور سپردگی کو ماپنے کے لئے کئی پیمانے متعارف کروائے گئے ہیں۔پاکستان ایک ایسا ملک ہے جس نے ترقیاتی اور فلاحی ریاست کے طور پر سفر کا آغاز کیا لیکن بعد ازاں اسے ایک دفاعی ریاست بنا دیا گیا۔اس طرح ریاست اپنے اولین برسوں سے لیکر ضیاالحق کا دور ختم ہونے کے بعد تک نہایت چابک دست اور سفاکانہ عمل سے شہریوں کے مسائل کو نظرانداز کرتی رہی۔اگرچہ ہماری تاریخ میں دفاع کی ترقی کے لیے مختص کی گئی رقم ترقیاتی رقم پر حاوی رہی۔لیکن اس دوران وقت نے کچھ ترقیاتی وقفے بھی دیکھے۔خاص طور 70 کی دہائی میں پاکستان کے سالانہ بجٹ کی رقم دفاع، قرضوں کی ادائیگیوں کے علاوہ ترقی سے مذین نظر آئی اور پبلک سیکٹر ترقیاتی پروگرام کا آغاز ہوا۔تاہم اکثر اوقات اس اکلوتے ترقیاتی پروگرام کا خون چوس کر دفاع اور قرض کی رسم کو زندہ رکھا گیا۔

جناح نے1947 میں پاکستان کو کٹا، پٹا اور کرم خوردہ جیسے خوفناک الفاظ سے یاد کیا تھا۔پاکستان کو تنازعات اور دفاعی بھوک ورثے میں ملی تھی۔برسر اقتدار ملٹری اور سول امراشاہی نے اس صورتحال کو موقع پرستی کے زاویوں سے دیکھا اس طرح انہوں نے سرحدی دشمنی کا نعرہ لگایا اور سب کچھ دفاع پر وار دیا گیا۔

تبدیلی کے اس سفر کا آغاز 28فروری1948 کو ہوا جب سالانہ بجٹ کا70فیصد دفاعی تقاضے پورے کرنے کے لیے وقف کر دیا گیا۔1948-49 اور 1949-50 کے دوران دفاعی بجٹ کا تناسب 71 سے73فی صد کر دیا گیا۔

ترقی اور دفاع کے مابین تناؤ کا اندازہ1958 میں واشنگٹن میں برطانوی سفارت خانے سے موصول ہونے والے ایک ٹیلی گرام سے لگایا جا سکتا ہے۔اس ٹیلی گرام نے یہ انکشاف کیا کہ جس وقت ملک میں لوگوں کو گندم تک دستیاب نہیں تھی۔ ہمارے نمائندے امریکہ میں اسلحے خریدنے میں مصروف تھے۔ ایک طرف پاکستان لاکھوں ٹن گندم کی امداد کے لیے ہاتھ پھیلائے کھڑا تھا تو دوسری طرف 45ملین ڈالرز کا اسلحہ خریدنے کے شاپنگ لسٹ مرتب کی جا رہی تھی۔

ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں دفاعی بھٹکاؤ کا زور ٹوٹا اور 1973-74 میں ترقی کی مد میں مختص کیے جانے والے بجٹ میں اضافہ کیا گیا۔1977-78 میں 43.5فیصد ترقیاتی بجٹ کا اعلان ہوا جو 22فیصد دفاعی بجٹ سے کہیں زیادہ تھا۔ اس کے باوجود کہ 1971 کی جنگ اور تیل کی قلت نے معیشت پر بدترین اثرات مرتب کیے تھے، بھٹو نے عوامی ترقی کے لیے خاطر خواہ وسائل مختص کیے۔

جنرل ضیاء الحق کے مارشل لا کے بعد ترقیاتی ثمرات ایک بار پھر ناپید کر دیے گیے اور ملک عوامی فلاحی ریاست سے قدامت پسند دفاعی ریاست قرار پایا۔ 1982 کے بعد ضیاء الحق نے دفاعی بجٹ اس حد تک بڑھا دیا کہ ترقیاتی بجٹ نہ ہونے کے برابر رہ گیا۔1958-59 کے بعد 1986-87 اور1987-88 کے دفاعی بجٹ نے عوامی فلاح کے لیے مختص شدہ نام نہاد بجٹ کو معدوم کر کے رکھ دیا۔

دفاع کے علاوہ ملکی اور غیر ملکی قرضے پاکستان کے وسائل کو ناپید کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جون 2010 تک ملک پر بیرونی قرضوں کا بوجھ 55.6بلین امریکی ڈالرز تھا اور داخلی قرضے4.3ٹریلین روپوں تک پہنچ چکے تھے۔سرکاری قرضے بھی پاکستان کے آغاز سے ہی ملکی وسائل کے غیر ترقیاتی نکاس کا باعث بن رہے ہیں۔قرضوں کی ادائیگی ہمیشہ سے ملک کے دفاعی بجٹ کے قریب تر رہی ہے۔لیکن افغان جنگ کے خاتمے اور90 کی دہائی میں عالمی طاقت کے پلڑے کے ایک جانب جھکاؤ کے بعد قرضوں کی ادائیگیوں نے دفاعی بجٹ کو پیچھے چھوڑ دیا۔

اس وقت دفاع اور ترقی کے مابین توازن کس طرح قائم رکھا جا رہا ہے اس کا اندازہ کچھ حالیہ مثالوں سے لگایا جا سکتا ہے۔وفاقی وزیر خزانہ نے قومی اسمبلی میں کچھ عرصہ قبل بتایا ہے۔کہ رواں مالی سال کے دوران پاکستان 902.8 بلین روپے اندرونی اور بیرونی قرضوں کی مد میں ادا کرے گا۔یہ رقم ملکی آمدنی کے ہدف کا نصف اور کل ملکی اخراجات کا 32.6 فیصد ہے۔اس کا تقابل سال بھر کے عوامی ترقیاتی منصوبوں کے لیے مختص شدہ رقم کے ساتھ کیا جا سکتا ہے جو633 بلین روپے ہے (جسے بعد ازاں، ایک اخبار کے مطابق،590بلین روپوں تک کم کر دیا گیا ہے) اس دوران سالانہ دفاعی بجٹ442.2 بلین روپوں سے بڑھا کر 552 بلین کر دیا گیا ہے۔واضح رہے کہ اس میں اضافی72بلین روپے شامل نہیں ہیں جو ریٹائرڈ فوجیوں کو پنشن کی مد میں دیے جاتے ہیں اور جس کی نشاندہی سابق فنانس سیکرٹری سلمان صدیقی نے پبلک اکاونٹ کمیٹی کے سامنے کی تھی۔

دوسری طرف اساتذہ یونیورسٹیاں بند کر رہے ہیں کیونکہ انہیں تنخواہوں میں پچاس فیصد اضافے کے لیے دس بلین روپے درکار ہیں۔اس وقت ان لوگوں کے لیے بھی ترقیاتی فنڈ درکار ہیں جو وظائف لیکر بیرون ملک اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یہ سب ہماری متروک ترجیحات کی نشاندہی کر رہا ہے۔ پاکستان کو اپنی ترجیحات ازسرنو مرتب کرنے کی ضرورت ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان دفاع کی تازہ ترین مثال کو اپنائے جس میں پالیسی بناتے وقت عوام کو مرکز میں رکھا جاتا ہے نظرانداز نہیں کیا جاتا۔۔۔

مصنف ایس پی او کے چیف ایگزیکٹو ہیں۔ای میل کیجئے (nmemon@spopk.org)

بشکریہ: ڈیلی ڈان